غزلیں

پروفیسر ظہورالدین

○

ہمارے شہر کا منظر عجب ہے
ہر اک دیوار روشن در غضب ہے

جو پوچھو اُن سے اب احوال اُن کا
تو کیا کہیے خرابہ ایک سب ہے

بہت مشکل ہے اُس کو دیکھنا بھی
کہ کچھ بھی تو نظر آتا نہ اب ہے

زمین و آسماں کیوں مل رہے ہیں
عجب انداز ہے یہ کیسا ڈھب ہے

مٹا جاتا ہے ہر منظر جہاں کا
ہر اک شے ریزہ ریزہ جاں بلب ہے

کسی نے چھیڑ کر میری کہانی
مجھی کو کر دیا کیوں بے ادب ہے

مجھے تیرا سہارا ہی ہے مولیٰ
تو ہی میری زباں ہے میرا لب ہے

نشیمن، ملک مارکیٹ (چنّی رما) نزوال بائی پاس، جموں توی (جموں وکشمیر)

ڈاکٹر جاوید نسیمی

○

اس شہر اجنبی میں عناں گیر ہوگیا
یہ کون میرے پاؤں کی زنجیر ہوگیا

کچھ روز تک تو خواب دکھاتا رہا مجھے
پھر خود وہ میرے خواب کی تعبیر ہوگیا

کس نام سے یہ مجھ کو بلانے لگے ہیں لوگ
یہ کون میرے چہرے پہ تحریر ہوگیا

ایسا گیا کہ لوٹ کے آیا نہ پھر کبھی
وہ تو گماں سے چھوٹا ہوا تیر ہوگیا

اس نے کہا ہے کیا یہ کسی کو خبر نہیں
ہر کوئی محوِ لذّتِ تقریر ہوگیا

یہ کون ہے جو مرنے بھی دیتا نہیں مجھے
یہ کس کا پیار سانسوں کی زنجیر ہوگیا

منسوب اس سے ہوتی رہی میری ہر خوشی
پھر رفتہ رفتہ وہ مری تقدیر ہوگیا

T-2/25، پی ڈبلیوڈی کالونی، بغیچہ چودھران، رامپور (یوپی)